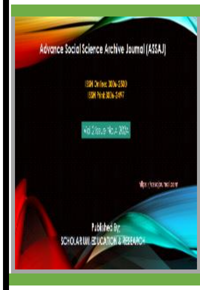

Advance Social Science Archives Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.2 No.4, Oct-Dec, 2024. Page No. 252-261
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A RESEARCH ANALYSIS OF SCHOLARS' OPINIONS ON THE EFFECTS OF MAGIC

جادو کی تاثیر کے متعلق علماء کے اقوال کا تحقیقی جائزہ

Nasir Mehmood	Ph.D Scholar Islamic Studies Department HITEC, University Taxila
	Email: abbasinasir1976@gmail.com
Zahid Mehmood	Ph.D Scholar Islamic Studies Department HITEC, University Taxila
	Email: zahidrizwan393@gmail.com

ABSTRACT

This research paper aims to analyze the perspectives of Islamic scholars on the effects and influence of magic, known as "sihr" in Islamic terminology. Magic has long been a subject of debate in both Islamic and secular contexts, with scholars differing on its actual existence, forms, and potential impact on human lives. The study explores various classical and contemporary Islamic sources to highlight the diverse opinions held by scholars regarding the nature, legitimacy, and consequences of magic. It investigates the concept of magic from an Islamic perspective, drawing upon Quranic verses, Hadith literature, and scholarly interpretations. Many scholars affirm the reality of magic, basing their arguments on textual evidence from the Quran, which explicitly mentions instances of magic and its consequences. However, they differ on the extent to which it can affect individuals, with some asserting that magic primarily impacts a person's mental and emotional state, while others argue that it can have physical and material effects as well. Furthermore, the paper examines the ethical and religious implications associated with practicing or seeking protection from magic, emphasizing that Islam strongly prohibits the practice of magic and warns against its use. In this context, scholars discuss the protective measures prescribed in the Quran and Sunnah, such as specific supplications and reliance on Allah, to safeguard oneself from the harmful effects of magic. By critically analyzing the various interpretations and viewpoints, this study sheds light on the nuanced understanding of magic in Islamic teachings and the recommended approaches for dealing with it. This paper concludes by emphasizing the importance of spiritual resilience, reliance on faith, and adherence to Islamic guidance as the primary means of protection against any perceived effects of magic.

Keywords: Magic, sihr, Islamic scholars, effects of magic, Quran, Hadith, Islamic perspective, spiritual protection, religious prohibitions, Islamic guidance.

تمہید

اس فصل میں جادو کی تاثیر کے متعلق علماء کے اقوال بیان کیے جائیں گے کہ کیا جادو کی کوئی تاثیر بھی ہے یا محض ایک خیال اور وہم ہے؟ چونکہ معاشرہ میں اس معاملے میں دو طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں، کچھ کا خیال ہے کہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ صرف وہم اور شعبدہ بازی ہے، لوگوں کے خیالات میں جادو ہے، حقیقت کچھ بھی نہیں، کچھ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ جادو کی حقیقت ہے اور اس کی تاثیر مسلم ہے اور جادو نقصان بھی دیتا ہے ان کی زندگی میں کوئی بھی کام ان کی مرضی کے خلاف ہو رہا ہو یا وقتِ مقررہ پر نہ ہوا ہو تو وہ فوراً کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ کسی نے جادو کرا دیا ہے اور جادو کی وجہ

سے ہمارے کام کو باندھ دیا گیا ہے غرضیکہ وہ ہر وقت جادو کے خوف میں رہتے ہیں لہٰذا اس فصل میں جادو کی تاثیر کا بارے میں علماء کے اقوال پیش کر کے جادو کی تاثیر اور اس کی حقیقت کو واضح کیا جائے گا کہ جادو کس حد تک اثرانداز ہوتا ہے اور کس حد تک نہیں۔

شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا کے مولف جناب قاسم محمود صاحب لکھتے ہیں:

جادو کے متعلق یہ بات سمجھنی چاہیے کہ اس میں دوسرے شخص پر اثر ڈالنے کے لیے شیاطین یا ارواحِ خبیثہ یا ستاروں کی مدد مانگی جاتی ہے اور جادو ایک نفسیاتی اثر ہے جو نفس سے گزر کر جسم کو بھی اسی طرح متاثر کر سکتا ہے جس طرح جسمانی اثرات جسم سے گذر کر نفس کو متاثر کرتے ہیں مثلاً خوف ایک نفسیاتی چیز ہے مگر اس کا اثر جسم پر یہ ہوتا ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن میں کپکپاہٹ سی ہو جاتی ہے در اصل جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی مگر انسان کا نفس اور اس کے حواس اس سے متاثر ہو کر محسوس کرتے ہیں کہ حقیقت تبدیل ہو گئی ہے۔[1]

ان کی عبارت سے پتا چلتا ہے کہ جادو ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ سے دوسرے شخص پر اثر ڈالا جا سکتا ہے اور دوسرا شخص اس اثر کو محسوس کرتا ہے اور جادو کا تعلق نفسیات سے ہے پہلے وہ نفس کو متاثر کرتا ہے پھر نفس کو متاثر کرنے کے بعد جسم تک اثرانداز ہوتا ہے پھر جسم اس اثر کو محسوس کرتا ہے جس قسم کا اثر ڈالا جائے گویا جادو سے انسان کا نفس اور جسم دونوں متاثر ہوتے ہیں جادو چونکہ ایک مصیبت اور آفت کی طرح کی چیز ہے جو انسان کی زندگی کو متاثر کرتی ہے زیادہ تر یہ انسان کی قوتِ خیالیہ پر اثرانداز ہوتی ہے جب قوتِ خیالیہ متاثر ہوتی ہے تو پھر انسان کے جسم کا نظامِ اعصاب بھی متاثر ہوتا ہے جس سے انسان کا جسم ایک ہیجانی کیفیت میں چلا جاتا ہے جب جادوگر اپنے جادو کے کلام کو پڑھتا ہے تو اس کلام کا اثر انسان کے جسم اور روح دونوں پر پڑتا ہے جادو کی چونکہ دو صورتیں ہوتی ہیں:

پہلی صورت

ایک صورت تو یہ ہوتی ہے کہ کسی انسان کو جادو کھلایا جائے یا پلایا جائے تو ایسی صورت میں تو جادو کا جسم میں اثرانداز ہونا تو سمجھ میں آتا ہے۔

دوسری صورت

اس کی صورت یہ ہے کہ جادوگر اپنا کلام پڑھتا ہے یا منتر پڑھتا ہے یا کسی جگہ انسان کا پتلا دفن کرتا ہے یا تعویذ بنا کر دفن کرتا ہے تو وہ جادو اتنے دور سے بلا واسطہ کس طرح اثرانداز ہوتا ہے؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، اسی لیے بعض لوگ جادو کا انکار کرتے ہیں کہ اس طرح کوئی اثر نہیں ہوتا، لیکن تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ اثر ہوتا ہے، اصل بات یہ ہے کہ جادوگر جب کوئی کلام یا منتر پڑھتا ہے تو اس کی توجہ اس شخص کی طرف ہوتی ہے اور اس کلام کے شیاطین موکلات انسان کو تکلیف دینے کے لیے متحرک ہو جاتے ہیں جس انسان کو تکلیف دینے کی نیت کی ہوئی ہوتی ہے چونکہ وہ شیطانی طاقتیں ہمیں نظر نہیں آتی وہ شیطانی طاقتیں انسان کو متاثر کرتی ہیں جو ہمیں بلاواسطہ نظر آتا ہے حقیقت میں وہ بالواسطہ ہوتا ہے اور وہ واسطہ شیطانی طاقتیں ہوتی ہیں یہی حال تعویذات کا بھی ہے اور اس پتلے وغیرہ کا بھی ہے جو بنا کر گاڑھا جاتا ہے یعنی ان پر بھی شیطانی طاقتیں کام کرتی ہیں، اسی وجہ سے جادو کی تاثیر کو اہلِ علم نے تسلیم کیا ہے لہٰذا اہلِ علم کے وہ اقوال جو جادو کی تاثیر کے متعلق ہیں ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

جادو کی تاثیر کے متعلق اہل علم کے اقوال

امام ابن قدامہ کی رائے

امام ابن قدامہؒ کہتے ہیں کہ جادو وہ گرہ یا منتر یا کلام ہے جو پڑھا یا لکھا جاتا ہے یا کچھ دوسرے طریقوں سے عمل کیا جاتا ہے اور وہ سحر زدہ شخص کے بدن یا اس کے دل و دماغ پر بلاواسطہ اثر کرتا ہے۔[2]

امام ابن قدامہ کے اس قول کے مطابق جادو کے کلام یا منتر یا کسی بھی طریقے سے کیے جانے والے عمل میں اتنی تاثیر ہے کہ وہ بغیر واسطہ کے انسانی دل، دماغ اور جسم پر اثرانداز ہوتا ہے۔

امام نووی کی رائے

امام نووی کہتے ہیں صحیح بات یہ ہے جادو ایک حقیقت ہے جمہور ائمہ کے نزدیک یہ امر قطعی ہے اور اکثر علماء بھی اسی کے قائل ہیں، کتاب اللہ، مشہور، صحیح سنتِ رسول بھی اس]پر دلالت کرتی ہے۔[3]

محمد بن ابی العز حنفی کی رائے

محمد بن ابی العز الحنفی کہتے ہیں کہ جادو کی حقیقت اور اس کی اقسام کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے لیکن اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ جادو بغیر کسی ظاہری سبب کے سحر زدہ شخص تک پہنچ جاتا ہے اور اس جادو کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو سکتی ہے یا مرض لگ سکتا ہے یعنی جادو کی اتنی تاثیر ہے کہ وہ بغیر کسی ظاہری سبب کے کسی شخص کو بیمار کر سکتا ہے اور موت بھی واقع ہو سکتی ہے اور بعض کا خیال ہے کہ یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ خیالِ محض ہے۔[4]

امام قرطبی کی رائے

امام قرطبیؒ کہتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے جادو کی بعض اقسام کا اثر دل پر ہوتا ہے مثلاً محبت اور نفرت کا اثر، یا کسی اچھی یا بری چیز کا سامنے ہونا، اجسام میں بیماری کا ہونا، دردوں کا ہونا، اس طرح کا جادو برحق ہے اور اس کا اثر ہے البتہ جادو کی جس صورت کا انکار کیا جاتا ہے وہ صورت یہ ہے کہ جادو کے ذریعہ سے کسی چیز کی حقیقت کا بدلنا ناممکن ہے، حقیقت نہیں بدلی جا سکتی اور جہاں حقیقت بدلی ہوئی نظر آئے وہ خیالات کا باندھنا ہوتا ہے۔[5]

علامہ مازری کی رائے

علامہ مازری کہتے ہیں کہ جمہور علماء جادو کی حقیقت کے اثبات کے قائل ہیں البتہ بعض علماء نے جادو کی حقیقت کا انکار بھی کیا ہے لیکن جادو کے اثبات میں منقول روایات کے وارد ہونے کے سبب یہ رائے قابلِ اعتبار نہیں بلکہ قابلِ رد ہے۔[6]

امام بغوی کی رائے

امام بغویؒ کہتے ہیں جادو کا وجود حقیقت ہے اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک، اور اسی پر اکثر امت کا عقیدہ ہے البتہ اس پر عمل کرنا کفر ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ جادو کسی چیز کی حقیقت بھی بدل سکتا ہے جیسے آدمی جادو کے ذریعہ سے گدھے کی صورت اختیار کر جائے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ محض تخیّل ہے حقیقت نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ[7] لیکن جادو ابدان میں اثر انداز ہوتا ہے مرض کی صورت میں، جنون کی صورت میں اور موت بھی واقع ہوتی ہے۔[8]

امام قرافی کی رائے

امام قرافیؒ کہتے ہیں کہ جادو کی ایک حقیقت ہے اور جادو سے موت بھی واقع ہوتی ہے یا انسان کی طبیعت میں تغیر پیدا کرتا ہے اور مسحور کی عادات بھی متاثر ہوتی ہیں یہی قول امام شافعی واحمد بن حنبلؒ کا ہے، امامِ قرافی مزید کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کا بھی اس پر اجماع ہے کہ جادو کی حقیقت ہے۔[9]

امام ابن قیم کی رائے

امام ابن القیم کہتے ہیں جادو وہ ہے جو مرض، عقل، حب، بغض اور نزیف میں اثر کرتا ہے اور عام لوگ اس سے واقف ہیں اور اکثر لوگ جن کو جادو پہنچا ہے وہ اس کے اثرات سے واقف ہیں۔[10]

علامہ اسماعیل التیمی کی رائے

علامہ اسماعیل التیمی کہتے ہیں کہ جادو کی ایک حقیقت ہے اور محض تخیّل نہیں ہے[11]۔

امام ابن تیمیہ کی رائے

علامہ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ جو شخص جنات، شیاطین اور جادو کا انکار کرے اور اسی طرح جنات کے انسانوں کے جسم میں داخل ہونے کا انکار کرے یا قسموں اور منتروں کے ذریعہ سے انہیں حاضر کرنے اور بلانے کا انکار کرے تو اس شخص نے ایک ایسی حقیقت کا انکار کیا ہے جس کا اسے علم نہیں ہے۔[12]

امام ابو الحسن ماوردی کی رائے

امام ابو الحسن ماوردیؒ جادو کی حقیقت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے پس فقہاء میں امام شافعی، ابو حنیفہ اور متکلمین میں سے اکثر جادو کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔[13]

امام ابن الملقن کی رائے

امام ابن ملقنؒ کہتے ہیں جادو کی حقیقت ہمارے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسلم ہے، جادو آدمی کو بیمار بھی کرتا اور مار بھی دیتا ہے۔[14]

علامہ ابن الہمام کی رائے

علامہ ابن ہمامؒ کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک جادو کی حقیقت بھی ہے اس کی تاثیر بھی ہے جو جسموں میں تکلیف بھی دیتی ہے۔[15]

امام ابن کثیر کی رائے

امام ابن کثیر کہتے ہیں کہ جادو کے وجود پر اہل سنت کے فقہاء کا اتفاق ہے[16]

امام خطابی کی رائے

امام خطابی کہتے ہیں کہ جادو ثابت ہے اور اس کی حقیقت موجود ہے اور اس پر اکثر اُمم کا اتفاق ہے، عرب، اہل فارس، اہل ہند اور بعض رومی بھی اس کے قائل ہیں اور یہ لوگ ایسی جگھوں پر رہنے والے ہیں جو تعلیم یافتہ علاقے تھے۔[17]

یہاں تک فقہاء کے پندرہ اقوال بیان کیے گئے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل السنہ والجماعت کے علماء اور فقہاء کا اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور اس کی تاثیر مسلّم ہے اور اس کا انکار کرنا ایک ایسی حقیقت کا انکار کرنا ہے کہ جس پر قرآن و سنت، اجماع اور قیاس چاروں چیزیں واضح دلالت کرتی ہیں۔ جن لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں

عام معتزلہ، ابو اسحاق استر آبادی، ابو بکر جصاصؒ اور ابن حزمؒ، ان حضرات کے نزدیک جادو کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی کوئی اثر ہے، جادو محض ایک تخیّل اور شعبدہ بازی ہے[18]

جمہور علماء اور فقہاء اہل سنت کے دلائل

امام ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ جادو کی حقیقت پر ہمارا ایمان, محض عقل اور قیاس کی بناپر نہیں ہے بلکہ اس پر ایمان قرآنِ حکیم، متواتر روایات اور اجماع کی بنیاد پر ہے اور قیاس بھی اس کی حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔[19]

کتاب و سنت اور اجماع جو جادو کی حقیقت کو ثابت کرتے ہیں ان کے دلائل درجہ ذیل ہیں.

کتاب اللہ سے دلائل

- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ[20]

پیچھے لگ گئے اس چیز کے جو شیاطین تلاوت کرتے تھے سلیمان کی بادشاہت کے زمانے میں، اور سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے کفر کیا، وہ لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔

- وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ[21]

کہا فرعون نے کہ لے کر آؤ میرے پاس ہر جادو کے جاننے والے کو۔

- قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ[22]

فرعون نے کہا کیا تم ایمان لے آئے ہو اس کے لیے قبل اس کے کہ تم کو اجازت دی جاتی ؟ بے شک وہ تمہارا ایک بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا۔

جمہور کہتے ہیں کہ ان تینوں آیات میں جادو کی تعلیم کا ذکر ہے، تعلیم تب ہی ہو سکتی ہے جب کہ اس چیز کی کوئی حقیقت ہو، بے حقیقت چیز کی تعلیم کیسی؟ امام قرافیؒ کہتے ہیں کہ اگر جادو کی حقیقت نہ ہوتی تو تعلیم بھی نہ ہوتی[23]۔

- فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَامَايُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ

وہ ان دونوں سے وہ علم بھی سیکھتے ہیں جس کے ذریعے میاں بیوی میں تفریق ڈالتے ہیں۔

یہاں میاں بیوی میں جادو کے ذریعے تفریق کا ذکر ہے اور یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جب جادو میں تاثیر ہو؛ اگر تاثیر نہ ہو تو تفریق کا ذکر بے مقصد ہو گا۔

- وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ[24]

اور ان عورتوں کے شر سے (میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں) جو پھونکیں مارتی ہیں گرہوں میں۔

یہاں اس آیت میں "نفّاثات" سے جادوگر عورتیں مراد ہیں ان عورتوں کے شر سے پناہ مانگنے کا ذکر اسی وجہ سے ہے کہ جادو کی ایک حقیقت ہے، اگر جادو کی حقیقت اور تاثیر نہ ہو تو ان کے شر سے پناہ مانگنے کی تلقین کیوں کی گئی؟ مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیات لبید بن اعصم کے جادو کے متعلق نازل ہوئی ہیں جس نے نبی ﷺ پر جادو کیا تھا۔[25]

سنتِ رسول اللہ سے دلائل

جمہور کئی احادیث سے جادو کی حقیقت پر استدلال کرتے ہیں، جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

عن عامر بن سعد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يتصبح سبع تمرات من عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر[26]

جس شخص نے صبح کے وقت عجوہ کی سات کھجوریں کھالیں اس دن اس کو کوئی زہر اور جادو اثر نہ کرے گا۔

مذکور حدیث صراحت کے ساتھ دلالت کر رہی ہے کہ جادو کی حقیقت ہے اور وہ ضرر دیتا ہے تب ہی آپ ﷺ نے فرمایا کہ عجوہ کے کھانے سے اس دن زہر اور جادو اثر نہ کرے گا، معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہے۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ليس منا من تطير أو تطير له أو تكهن أو تكهن له أو سحر أو سحر له ومن عقد عقدة - أو قال : عقد عقدة - ومن أتى كاهنا فصدقه بما قال فقد كفر بما أنزل على محمد صلى الله عليه و سلم۔[27]

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو پرندوں سے فال نکالے یا اس کے لیے فال نکالی جائے، یا جس نے کہانت کی یا اس کے لیے کہانت کی جائے، یا جس نے جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا جائے، یا جس نے گنڈا کیا، اور وہ شخص جو کاہن کے پاس آیا اور کاہن کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا کفر کیا۔

مذکورہ حدیث میں جادو کا بیان ہے آپ ﷺ نے یہ وعید تب ہی بیان فرمائی کہ اس کی حقیقت ہے ورنہ آپ ﷺ اتنی شدید وعید بیان نہ فرماتے۔

اسی طرح عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

: سمعت رسول الله صلىالله عليه وسلم يقول : (إن الرقى والتمائم والتولة شرك)[28]

ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک منتر اور تعویذ اور محبت کا عمل شرک ہے۔

اس حدیث میں تولہ کا ذکر ہے اور تولہ محبت کے لیے کئے جانے والے عمل کو کہتے ہیں جو کہ میاں، بیوی کے درمیان کیا جاتا ہے

شیخ عبد العزیز بن باز کہتے ہیں تولہ جادو کی ایک قسم ہے، تولہ کو شرک اس لیے کہا کہ یہ مسحور کی عقل پر اثر کرتا ہے اور مسحور محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے[29]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِالْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ[30]

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، صحابہؓ نے پوچھا وہ کیا چیزیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا شرک، جادو، قتلِ ناحق، سود کھانا، میدانِ جنگ سے بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

مذکورہ بالا حدیث میں سات ہلاک کرنے والی چیزوں میں دوسرا نمبر جادو کا قرار دیا اور ان سے بچنے کا کہا، اگر جادو کی حقیقت نہ ہوتی تو آپ ﷺ اس سے بچنے کی تلقین نہ فرماتے اور اس کو مہلکات میں شمار نہ فرماتے۔

مذکورہ بالا تمام روایات سے بھی جادو کی حقیقت اور اس کی تاثیر اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

اجماع سے دلیل

کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کے بعد اب اجماع سے ثبوت پیش کیا جارہا ہے۔

(1)امام قرطبی کہتے ہیں جب آپ ﷺ پر جادو ہوا پھر آپ ﷺ نے جادو کا علاج کر لیا اور آپؐ کو شفا ملی تو شفاء کا مطلب یہی ہے کہ مرض کی علت ختم ہوئی تو شفاء آئی، مرض نہ ہوتا تو شفاء بھی نہ ہوتی، یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے جادو کی حقیقت ہے اور وہ برحق ہے، اور اللہ کی خبر اور رسول اللہ کی اخبار سے اس کا وجود ثابت ہوتا ہے اسی وجہ سے اربابِ حل وعقد نے اس پر اجماع کیا ہے کہ جادو کی حقیقت ہے۔ اور ان کے اجماع کے مقابلے مین منکرینِ جادو کی بات کا کوئی اعتبار نہیں، جیسے معتزلہ وغیرہ، اور چونکہ جادو سابقہ زمانے میں خوب اچھی طرح پھیلا ہے اور لوگ جادو کے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے اور صحابہ و تابعین میں سے کسی کا انکار ثابت نہیں۔[31]

(2)امام قرافی کہتے ہیں جادو کے متعلق صحابہ کرامؓ کو علم تھا اور ان سب کا قدریہ کے ظہور تک جادو کی حقیقت پر اجماع تھا، صحابہ کرامؓ میں سے جادو کے متعلق کسی کا اختلاف منقول نہیں، فرقہ قدریہ کے ظہور کے بعد اختلاف شروع ہوا۔[32]

منکرین حقیت سحر کے دلائل

منکرین حقیقتِ سحر اپنے مؤقف پر عقلی اور نقلی دلائل پیش کرتے ہیں، ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں

دلیل نمبر ۱: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ[33]

اس آیت کے ضمن میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کسی کو بھی جادو کے ذریعہ سے نقصان نہیں دے سکتے البتہ جب اللہ کا حکم ہو تو وہ الگ بات ہے۔ اس سے معلوم ہوا جادو کی کوئی حقیقت نہیں اور جادو کے ذریعہ کسی کو تکلیف نہیں دی جاسکتی۔[34]

دلیل نمبر ۲: ارشادِ باری تعالیٰ ہے

سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ[35]

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى[36]

مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرعون کے جادوگروں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کیا تھا اور دوسری آیت میں فرمایا کہ ان جادوگروں کے جادو کی وجہ سے ان کے خیالات میں آیا کہ وہ رسیاں سانپ بن کر چل رہی ہیں۔

معلوم ہوا کہ حقیقت میں وہ سانپ نہ بنی تھیں بلکہ آنکھوں کو دیکھنے میں اس طرح نظر آیا اور دوسرا یہ فرمایا کہ لوگوں کے خیال میں آیا کہ وہ چل رہی ہیں حالانکہ حقیقت میں چل نہیں رہی تھیں۔

ابن حزمؒ کہتے ہیں کہ لوگوں نے دیکھا کہ جب وہ چل رہی ہیں تو یہ ان کو محض وہم ہو، اور نہ اگر وہ تفتیش کرتے تو ان پر یہ بات واضح ہو جاتی کہ وہ حقیقت میں نہیں چل رہیں اور حق ان پر کھل جاتا۔[37]

ابو بکر جصاصؒ کہتے ہیں کہ لوگوں پر یہ اثر پڑا کہ ان کو گمان ہونے لگا کہ رسیاں سانپ بن کر چل رہی ہیں پھر جب ان پر حقیقت واضح ہوئی تو پتا چلا کہ وہ چل نہیں رہی تھیں بلکہ یہ محض تخیّل تھا اور اک دھوکہ تھا۔[38]

عقلی دلیل

علامہ ابن حزمؒ لکھتے ہیں کہ انبیاء کرام کے ہاتھ سے معجزات صادر ہوتے ہیں حق وباطل کے درمیان وضاحت کے لیے، اور معجزہ کہتے ہیں خرقِ عادت کے طور پر کسی چیز کا ظاہر ہونا، اب اگر کسی عمل یا کسی دم اور منتر کے ذریعہ سے کوئی عام آدمی بھی اس طرح کے خرقِ عادت کا اختیار حاصل کرلے تو پھر نبی اور غیر نبی کا فرق ختم ہو جائے گا اور حق وباطل کا التباس لازم آئے گا۔[39]

علامہ ابن حزم کہتے ہیں: کسی بھی چیز کی طبیعت کو بدلنے کا اختیار صرف اللہ کو ہے اس لیے کہ وہی اشیاء کا خالق ہے خالق ہی اپنی تخلیق میں تبدیلی کر سکتا ہے، اگر جادوگر اپنے جادو کے ذریعہ سے کسی چیز کی طبیعت کو بدل سکے تو پھر جادوگر کو یہ قدرت حاصل ہوگئی جو کہ اللہ کی قدرت ہے حالانکہ اللہ کی قدرت اللہ کے ساتھ خاص ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوسکتی۔[40]

یہاں تک جادو کی حقیقت کو ماننے اور نہ ماننے والوں کے دلائل بیان کئے گئے ہیں اب یہاں دونوں کے دلائل کو سامنے رکھ کر جادو کے منکرین کے دلائلکا جواب دیا جائے گا، جس سے حقیقت واضح ہوجائے گی۔

دلائلِ نقلیہ کا جواب

اگر منکرین جادو کے دلائلِ نقلیہ کو دیکھا جائے تو اس سے پتا چلتا ہے کہ انہوں نے سحر تخییل کو بیان کیا ہے، سحر کی باقی اقسام جو کہ معاشرہ میں مروّج ہیں اور کتاب وسنت میں جن کا ذکر ہے، ان کو بیان ہی نہیں کیا، اور جادو کی اقسام میں سے ایک قسم تخییل ہے جس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں اور اس میں صرف دماغ کے خیالات کو باندھ دیا جاتا ہے، جبکہ باقی اقسام میں لوگوں کو تکالیف اور اذیت دی جاتی ہے، لہٰذا منکرین جادو کے یہ دلائلِ نقلیہ ہمارے خلاف دلیل نہیں بن سکتے۔

دلائل عقلیہ کا جواب

جادو کے منکرین نے جو عقلی دلیل پیش کی ہے وہ اس درجہ کی ہے کہ وہ دلیل بننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی، چونکہ وہ کہتے ہیں کہ اگر جادو کی حقیقت تسلیم کر لیں تو پھر جادو اور معجزہ کے درمیان فرق ختم ہوجائے گا۔

یہ دلیل چند وجوہ کی بنا پر باطل ہے جو ذیل میں درج کی جارہی ہیں۔

1) معجزہ کا اثر کافی زمانہ تک رہتا ہے حتیٰ کہ نبی کے زمانے کے بعد تک بھی، جبکہ جادو کا اثر فوراً ختم ہوجاتا ہے۔

2) معجزہ نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے نبی کی تائید اور مدد کے لیے، تاکہ نبی پر لوگوں کا ایمان مضبوط ہو، جبکہ جادو عام آدمی کرتا ہے اور لوگوں کے ایمان کو برباد کرنے کے لیے کرتا ہے۔

3) معجزہ ”مافوق العادت“ کام کو کہتے ہیں جو اللہ کی قدرتِ کاملہ سے پیغمبر کا ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے، جبکہ جادو ”ماتحت الاسباب“ ہوتا ہے اور اس میں شیاطین کا عمل دخل ہوتا ہے اور شیطان کے کارندے کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔

4) معجزہ میں فعل اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اور اللہ کی مرضی سے ظاہر ہوتا ہے جب اللہ چاہتا ہے اپنی مرضی سے اپنے نبی کے لیے معجزہ ظاہر کرتا ہے، اس میں نبی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا، جبکہ جادو میں اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں ہوتا بلکہ جادوگر کا اپنا فعل ہوتا ہے، شیاطین کی مدد سے، اس لیے معجزہ ایک ہی دفعہ ظاہر ہوتا ہے، بار بار ظاہر نہیں ہوتا جبکہ جادو تو جادوگر جب چاہے کرتا ہے اور بار بار کرتا ہے۔

5) معجزہ عطائی ہوتا ہے اور جادو کسبی ہوتا ہے، یعنی جادوگر جادو سیکھتا ہے اپنی محنت سے حاصل کرتا ہے جبکہ معجزہ اللہ کی طرف سے عطاء ہوتی ہے وہ نبی اپنی محنت سے حاصل نہیں کرسکتا۔

6) معجزہ کا اظہار تمام لوگوں کے سامنے کیا جاتا ہے جس کو اہلِ علم اور اہلِ بصیرت تسلیم کرتے ہیں اور اس سے ان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے جبکہ جادو کا اظہار جہلاء اور کمزور ایمان والوں اور کمزور عقل والوں کے سامنے کیا جاتا ہے اور وہی اس کو تسلیم کرتے ہیں اور جادو سے ان کا ایمان ختم یا کمزور کیا جاتا ہے۔

7) معجزہ خیر کے کاموں میں ہوتا ہے اور خیر کے حصول کے لیے ہوتا ہے تاکہ کافر ایمان لے آئیں اور اہلِ ایمان کا ایمان مضبوط ہو، جبکہ جادو میں شر، ظلم، ضرر، اور کفر وشرک ہوتا ہے۔

8) معجزہ کے مقابلے میں اس جیسا معجزہ کوئی نہیں پیش کرسکتا جبکہ جادو کے مقابلے میں اس جیسے جادو کے اعمال دوسرا جادوگر پیش کرسکتا ہے۔

9) معجزہ کو کوئی شخص باطل نہیں کرسکتا جبکہ جادو کو کوئی بھی دوسرا شخص باطل کرسکتا ہے۔

نبی اور جادوگر میں فرق

اس سے پہلے معجزہ اور جادو میں فرق کو بیان کیا گیا اب مزید توضیح کے لیے نبی اور جادوگر کے درمیان فرق کو بیان کیا جاتا ہے۔

1. نبی اور رسول، اللہ کا منتخب شدہ ہوتا ہے اور اللہ کے پیغامات انسانوں تک پہنچاتا ہے جبکہ جادوگر شیطان کا کارندہ ہوتا ہے اور شیطان کی تبلیغ لوگوں میں کرتا ہے۔
2. نبی ور سول پاکباز ہوتا ہے ہر وقت پاکی کی حالت میں رہتا ہے اور اللہ کی یاد میں رہتا ہے جبکہ جادوگر ہر وقت ناپاکی اور گندگی کی حالت میں رہتا ہے اور شیطان کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اس کی یاد میں رہتا ہے۔
3. نبی ور سول باکردار ہوتے ہیں اپنے و پرائے سب نبی کے کردار کا اعتراف کرتے ہیں جبکہ جادوگر بدکردار ہوتا ہے اور اس کی بدکرداری سب کے سامنے عیاں ہوتی ہے۔
4. نبی ور سول سے ہر وقت خوشبو آتی ہے جبکہ جادوگر کے پاس سے بدبو آتی ہے۔

دوسری دلیل کا جواب

منکرینِ سحر کی دوسری دلیل تھی کہ اشیاء کی طبائع کو صرف خالق ہی بدل سکتا ہے اور جادوگر کو خالق والی قدرت حاصل نہیں ہو سکتی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قدرت کی دو قسمیں ہیں ایک تو قدرتِ کاملہ ومطلقہ ہے یہ قدرت صرف اللہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے اللہ نے یہ قدرت کسی کو نہیں دی، دوسری قدرت محدود قدرت ہے یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے جنات وشیاطین کو دی ہے، مثلاً وہ انسان، سانپ اور کتا وغیرہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اسی طرح سیکنڈوں میں کام کر لینا، دور دور سے چیزیں اٹھالانا، کسی کو اذیت اور تکلیف میں مبتلا کرنا اور بیمار کرنا، انسان کے جسم میں داخل ہونا اور اس کو دورہ ڈالنا، قتل کرنا وغیرہ، یہ محدود قدرت اللہ تعالیٰ نے جنات وشیاطین کو دی ہے جن چیزوں کی اللہ نے قدرت نہیں دی وہ یہ ہیں، بارش برسانا، مردہ کو زندہ کرنا، انسان کو گدھا بنانا، لوہے کو سونا بنانا، کھیتی اُگانا، اور اس طرح کے دیگر متعدد امور پر ان کو قدرت حاصل نہیں، لہٰذا یہ کہنا کہ اگر جادو کی حقیقت کو تسلیم کر لیں تو پھر جادوگر کی قدرت اور اللہ کی قدرت ایک جیسی ماننا پڑے گی یہ غلط ہے۔ اسی لیے جمہورؒ کہتے ہیں کہ جادوگر کی تاثیر محدود ہے اور جتنی تاثیر حاصل ہے وہ بھی باذن اللہ حاصل ہے اور اس تاثیر کا اثر روح، بدن اور عقل پر پڑتا ہے جس سے انسان کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔

خلاصہ: دونوں عقلی دلائل کو اس تناظر میں دیکھنے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان دونوں عقلی دلائل کی کوئی حیثیت نہیں ہے چونکہ معجزہ اور جادو کے درمیان زمین وآسمان کا فرق ہے جو کسی طرح بھی ایک جیسے نہیں ہو سکتے، جب ایک جیسے نہیں ہو سکتے تو التباس کیسے ممکن ہے؟

اسی طرح اللہ کی قدرت اور جادوگر کی قدرت میں زمین وآسمان کا فرق ہے دونوں کی قدرتیں ایک جیسی نہیں ہیں۔

جمہور کے قول کی وجہ ترجیح

نیز جمہور کے دلائل کو چند وجوہ کی بنا پر ترجیح حاصل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1. جمہور کے دلائل بنسبت منکرینِ جادو کے دلائل کے زیادہ قوی ہیں۔
2. جمہور کے دلائل زیادہ ہیں بنسبت منکرینِ جادو کے دلائل کے۔
3. جمہور کے دلائل زیادہ واضح ہیں بنسبت منکرین جادو کے دلائل کے۔
4. جمہور کا قول ہی اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔
5. جمہور کا قول تمام فقہاءِ امت کا قول بھی ہے۔
6. جمہور کے قول پر اجماعِ امت بھی ہے۔
7. جمہور کے قول پر مشاہدہ بھی شاہد ہے۔
8. تمام امتوں سے تواتر کے ساتھ یہی نقل ہوتا آرہا ہے کہ جادو کا اثر ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا آٹھ وجوہ کی بناپر جمہور کے قول کو ترجیح دی جائے گی کہ جادو کی تأثیر بھی ہے اور جادو کی حقیقت بھی ہے۔

حوالہ جات

[1]۔ سید قاسم محمود، شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ج 1، ص684، الفیصل، ناشران و تاجران کتب، لاہور

[2]۔ ابن قدامہ، موفق الدین عبد اللہ بن احمد، المغنی لابن قدامہ، ج۹ ص۲۸، مکتبۃ القاہرہ

[3]۔ ابن حجر، احمد بن علی بن محمد، فتح الباری، ج۱۰ ص۲۲۳، دار الفکر

[4]۔ ابن ابی العز الحنفی، شرح العقیدہ الطحاویہ، ج۱ ص۵۰۲، المکتب الاسلامی، بیروت الطبعہ ۱۳۹۱ھ

[5]۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد، فتح الباری، ج۱۰ ص۲۲۳، دار الفکر

[6]۔ حوالہ سابقہ، ج۱۰ ص۲۲۳

[7]۔ طٰہٰ، آیت ٦٦

[8]۔ البغوی، الحسین بن مسعود بن محمد، معالم التنزیل فی تفسیر القرآن العظیم، ج۱ ص۱۴۸، دار احیاء التراث العربی، الطبعہ ۱۴۲۰ھ

[9]۔ قرافی، شہاب الدین احمد بن ادریس، الفروق، ج۴ ص۱۴۹، الناشر عالم الکتب،

[10]۔ ابن القیم، محمد بن ابی بکر بن ایوب، التفسیر القیم، ج۱ ص۶۳۴، دار و مکتبۃ الھلال، بیروت، الطبعہ ۱۴۱۰ھ

[11]۔ الاصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل، الحجۃ فی بیان المحجہ، ج۱ ص۵۲۱، دار الرایہ السعودیہ، الطبعہ ۱۴۱۹ھ

[12]۔ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، مجموع الفتاوی، ج۲۴ ص۲۸۰، مجمع الملک فھد، الطبعہ ۱۴۱۶ھ

[13]۔ ماوردی، علی بن محمد بن محمد، الحاوی الکبیر، ج۱۳ ص۹۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعہ ۱۴۱۹ھ

[14]۔ ابن ملقن، عمر بن علی بن احمد، التوضیح لشرح الجامع الصحیح، ج۲۷ ص۵۳۶، دار الفلاح للبحث العلمی، الطبعۃ۱۴۲۹ھ

[15]۔ ابن ہمام، محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر ج۶ ص۹۹، دار الفکر

[16]۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج۱ ص۳۶۶، دار طیبہ للنشر والتوزیع، الطبعہ ۱۴۲۰ھ

[17]۔ البغوی، الحسین بن مسعود بن محمد، شرح السنہ، ج۱۲ ص۱۸۷، المکتب الاسلامی، دمشق، الطبعۃ۱۴۰۳ھ

[18]۔ القرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر، الجامع لاحکام القرآن، ج۲ ص۴۶، دار الکتب المصریہ، الطبعۃ۱۴۳۸ھ

[19]۔ ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ، تأویل مختلف الحدیث، ص۲۷۰، المکتب الاسلامی، الطبعہ ۱۴۱۹ھ

[20]۔ البقرہ، آیت ۱۰۲

[21]۔ یونس، آیت ۷۹

[22]۔ طٰہٰ۔ آیت ۱۷

[23]۔ قرافی، احمد بن ادریس بن عبد الرحمان، الفروق، ج۴ ص۱۵۰، الناشر عالم الکتب

[24]۔ الفلق، آیت ۴

[25]۔ القرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر، الجامع لاحکام القرآن، ج۲۰ ص۲۵۲، دار الکتب المصریہ، الطبعۃ۱۴۳۸ھ

[26]۔ النسائی، احمد بن شعیب، السنن الکبریٰ، ج۵ ص۱۷۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعہ ۱۴۱۱ھ

[27]۔ الھیثمی، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج۵ ص۲۰۱، دار الفکر بیروت، الطبعہ ۱۴۱۲ھ

[28]۔ السجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، ج۳ ص۴۵۵، دار الفکر للطباعہ والنشر،

[29]۔ مجموع الفتاوی، عبد اللہ بن باز، ج 1، ص52

[30]۔ بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، الجامع المسند الصحیح المختصر، ج۴ ص۱۰، دار طوق النجاۃ ۱۴۲۲ھ

[31]۔ قرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر، الجامع لاحکام القرآن، ج۲ ص۴۶، دار الکتب المصریہ، القاہرہ، الطبعہ ۱۳۸۴ھ

[32]۔ القرافی، احمد بن ادریس بن عبد الرحمان، الفروق، ج۴ س۱۹۳، الناشر عالم الکتاب

[33]۔ البقرہِ، آیت ۱۰۲

[34]۔ زمخشری، محمود بن عمرو بن احمد، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، ج۱ ص۱۷۳، دار الکتاب العربی، بیروت، الطبعۃ۱۴۰۷ھ

[35]۔ الاعرافِ، آیت ۱۱٦

[36]۔ طٰہٰ، آیت ٦٦

[37]۔ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید، الفصل فی الملل والاھواء والنحل، ج ۵ ص ۵، مکتبۃ الخانجی، قاہرہ

[38]۔ جصاص، احمد بن علی الرازی، احکام القرآن، ج ا ص ۵۲، دار احیاء التراث العربی، الطبعہ ۱۴۰۵ھ

[39]۔ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید، الفصل فی الملل، ج ا ص ۱۲۰، مکتبۃ الخانجی، قاہرہ

[40]۔ حوالہ سابقہ